11۔قدرِ ایاز

کرنل محمد خان

(1920ء۔۔۔1999ء)

تعارف:

اردو کے ممتاز مزاح نگار کرنل محمد خان چکوال میں پیدا ہوئے. ابتدائی تعلیم اپنے ہی گاؤں میں حاصل کی. میٹرک کے بعد گورنمنٹ سکول لاہور میں داخلہ لیا.

کارہائے نمایاں:

اس دوران میں دوسری جنگ عظیم شروع ہوئی چنانچہ 1940 میں بطور سیکنڈ لیفٹیننٹ کمیشن حاصل کیا. قیام پاکستان کے بعد دفاعی پاکستان میں حصہ لیا. 1965 میں رن کچھ کے محاذ پر نمایاں کارنامے انجام دیے۔ کرنل کے عہدے پر پہنچ کر ملازمت سے سبکدوش ہو گئے اور مستقل طور پر راولپنڈی میں سکونت اختیار کرلی۔

مزاح نگاری:

کرنل محمد خان کا طرز تحریر سعد اور دلچسپ ہے۔ ان کی تحریروں کا اصل حسن ساتھی اور خلوص سے۔ وہ گزرے ہوئے واقعات کو اس انداز سے بیان کرتے ہیں کہ ان میں چھپی ہوئی ظرافت دل میں گھر کر جاتی ہے۔ مزہ کے ساتھ ساتھ انسانی کمزوریوں، جھوٹ، اور بناوٹ کے رویوں پر طنز کرتے بھی نظر آتے ہیں۔ انہوں نے کئی موضوعات پر بڑے گراں قدر اور اہمیت کے حامل نگاری کا ایک سلجھا ہوا انداز نظر آتا ہے یہی وجہ ہے کہ ان کی تحریروں میں سوقیانہ پن کا گمان تک نہیں ہوتا سادگی، معنی، طنزومزاح ان کی تحریروں کی نمایاں خوبیاں ہیں۔

تصانیف: ان کی تصانیف میں "بجنگ آمد"، "بسلامت روی" اور "بزم آرائیاں" شامل ہیں۔

مُشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
امتیاز	انفرادیت	انس	محبت
تواضع	مہمان نوازی	خاکسارانہ	غریبانہ
شانِ نزول	نازل ہونے کی وجہ	قسامِ ازل	ازل کے دن سے بانٹنے والا مراد اللہ تعالی
معیوب	غیب والا	نیم وحشت	آدھا پاگل پن
انتخاب	چنا ہوا	متنازعہ	جھگڑے والا
چوپال	دیہات کی بیٹھک	خفیف	ہلکا سا
قباحت	برائی	کباڑیا	پرانی چیزوں کی خرید و فروخت کرنے والا
نامولود	جو ابھی پیدا نہیں ہوا	وجۂ گرانی	غصے کی وجہ

سبق کا خلاصہ

مصنف نے سبق صحیح بات سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ انسان کی قدر و قیمت کا انحصار اس کے خلوص محنت اور اسی پر منحصر ہے۔ مصنف نے دیہاتیوں کے طرز زندگی ان کی ساتھی اور خلوص کے بارے میں بتایا ہے۔ خوش قسمتی سے مصنف کو جرنیلوں کی طرح چھاؤنی کے اندر ایک بہت بڑا بنگلہ ملا تھا جو کہ دوسرے کرنے والوں کے مقابلے میں بالکل الگ نوعیت کا تھا۔ مختلف قسم کے درختوں، پیڑوں اور پھولوں نے اس بنگلے کو سہانا بنا دیا تھا ۔بنگلے کے اندرونی رہائش کے لیے کچھ سیکنڈہینڈ اشیاء کا بھی سہارا لیا گیا تھا۔

صاحبزادہ سلیم نے تازہ۔تازہ میٹرک کا امتحان پاس کیا تھا ۔وہ سارا دن اپنے دوستوں کے ساتھ کھیل کود اور ٹیلی ویژن دیکھنے میں زیادہ وقت گزارتا ۔بوڑھے گھریلو ملازم علی بخش کو سلیم سے بے حد پیار تھا، صرف ان علی بخش کے علاوہ کسی اور کو سلیم کے کمرے میں جانے کی اجازت نہ تھی ۔بقول مصنف ایک دن میں مطالعہ کمرے میں بیٹھا تھا کہ علی بخش روانی صورت بنائے کمرے میں داخل ہوا۔ میرے پوچھنے پر بتانے لگا کے سلیم یا نے ڈانٹا ہے اور ہونے کا طعنہ بھی دیا ہے سلیم کی ناراضگی اور ڈانٹ کی وجہ پوچھنے پر علی بخش نے بتایا کہ سلیم میاں کے دوست امجد صاحب کو میں نے باہر برآمدے نہیں آرام کرسی پر بٹھایا تھا۔ اور ٹھنڈے پانی کا گلاس بھی پیش کیا تھا لیکن سلیم صاحب کہتے ہیں تم نے میرے دوست کی اچھی طرح خبرگیری نہیں کی۔ انہیں مشروب کے طور پر کوکا کولا کیوں نہ پیش کیا؟ اس کا دوست اب سمجھے گا کہ ہم بہاتی ہیں۔ علی بخش کو سلیم کی ڈانٹ کا بڑا رنج ہوا۔

کرنل صاحب کو جب اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے علی بخش کو سلیم کے بیانات سے یہ اندازہ لگایا کہ تنازع معمولی نوعیت کا ہیں ہیں۔ جو کہ ایک چائے کی پیالی پر ختم ہو سکتا ہے۔تناظر صرف یہ تھا کہ علی بخش کو دیہاتی کہا گیا اور سلیم نے کہا کہ اس کا دوست دیہاتی سمجھے گا ۔ لہذا میں نے دونوں کو پاس بٹھا کر ایک دیہاتی لڑکے کا قصہ سنانا شروع کروا دیا کہ ایک دیہاتی لڑکا گاؤں سے پرائمری پاس کرنے کے بعد شہر کے ہائی سکول میں داخل ہوا کرتا۔ پہنا ہوا تھا تہمد باندھا ہوا تھا ماسٹر جی نے شلوار پہننے کا کہا تو وہ بولا او خدایا شلوار تو لڑکیاں پہنتی ہیں ۔ سلیمی آہستہ پڑھے اور مزید غور سے بات سننے لگے اسکول میں اسے چھوٹا چوہدری کہا جاتا تھا ۔اسی اسکول کے سیکنڈ ماسٹر کوٹ پتلون پہنتے تھے لاہور کے رہنے والے تھے۔ اپنی گفتگو کے دوران انگریزی کے الفاظ کا استعمال بھی کثرت سے کرتے تھے بڑے خوش مزاج اور شکار کے شوقین تھے۔ ایک دن شکار کھیلتے ہوئے چھوٹے چودھری کے گاؤں جا پہنچے سکھ کھیلتے ہوئے رات ہوگی اور چھوٹے چودھری کے گاؤں میں ہی رات گزارنے کا پروگرام بنایا چھوٹا چوہدری ماسٹر بھی کو دیکھ کر خوش بھی تھا۔ اور حیران بھی حیران اس لیے تھا کہ اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ ان کی خدمت کیسے کی جائے چھوٹے چودھری نے ماسٹر جی کو چوپال میں ٹھہرایا جہاں ایک طرف آگ جلا کر گاؤں کے کچھ لوگ اردگرد بیٹھے ہوئے تھے جبکہ دوسری طرف چودھری صاحب کی گھوڑی بندھی ہوئی تھی۔ سب نے ماسٹر جی کا شاندار طریقے سے استقبال کیا اور ان کی خیریت دریافت کی ماسٹر جی کو رنگیلی چارپائی پر بٹھایا گیا۔

سلیم نے طنزیہ انداز میں اپنے باپ سے پوچھا کہ کیا چھوٹے چودھری کے گھر میں کرسی نہیں تھی وہ چودھری کس بات کے تھے۔گاؤں کا نائی ماسٹر جی کے پاؤں دابنے لگا۔ تازہ مکئی کے بھٹے پیش کئے گئے۔ جب ماسٹر جی نے چائے کی فرمائش کی تو چونکہ گاؤں میں چائے کا تو رواج نہ تھا لہذا بڑی کوشش کے بعد حکیم صاحب کے گھر سے چائے ملی۔ یہ تمام گفتگو سلیم بڑے غور سے سن رہا تھا اور موقع پاکر طنزیہ سوال بھی کر ڈالتا تھا۔ رات کو مرغ کا سالن پیش کیا گیا۔ رات کو ماسٹر جی کو چوپال میں سلایا گیا صبح کو ہرے بھرے کھیتوں کی سیر کرائی گئی اور گاؤں کی مسجد کے غسل خانے میں غسل کرایا گیا ناشتہ کرنے کے بعد ماسٹر جی شہر واپس آ گئے۔ سلیم نے سوال کرتے ہوئے پوچھا تو پھر چھوٹا چوہدری سکول تو نہ گیا ہوگا۔ ابا جی نے بتایا ہرگز ایسا نہیں چھوٹا چوہدری باقاعدگی سے سکول جاتا رہا اور پڑھائی مکمل کرنے کے بعد فوج میں بھرتی ہو گیا سلیم نے چھوٹے چودھری سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی اور کہا کہ ان سے میری ملاقات تو کرائیے۔ باپ نے اپنے بازوؤں کو پھیلایا اور کہا کہ آؤ ملو چھوٹے چودھری سے۔ سلیم نے چند لمحوں کے لئے مجھے حیران ہو کر دیکھا اور پھر مجھ سے لپٹ گیا اب سلیم اور علی بخش دونوں کی آنکھیں نم تھیں اور ان کی آنکھوں میں ایک دیہاتی کے لیے محبت اور پیار کی چمک تھی یہ حقیقت ہے کہ ذہانت کسی کی میراث نہیں۔ اللہ تعالی جسے چاہے عطا کر دیتا ہے۔ دیہات ہو یا شہر اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہم بلاوجہ گاؤں کے لوگوں کو کمتر سمجھتے ہیں حالانکہ گاؤں کے لوگ بھی بہت اچھے اور محنتی ہوتے ہیں۔

مرکزی خیال:

اس کہانی کا مرکزی خیال یہ ہے کہ دیہاتی ہونا کوئی ذلت یا عارف کی بات نہیں ہے۔ کسی شخص سے اس کے دیہاتی ہونے ک باعثنفرت نہیں کرنی چاہیے۔ دیہاتی بھی آخر انسان ہیں ان میں سادگی اور خلوص و محبت کے جذبات ہوتے ہیں اور اکثر دیہاتی تعلیم حاصل کر کے اعلی عہدوں پر پہنچ جاتے ہیں۔ نئی نسل کو دیہاتی پن سے نفرت نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اس کے آباؤ اجداد ہاتھوں سے شہر میں منتقل ہوئے ہیں۔ مصنف کا بیٹا دیہاتوں سے نفرت کرتا تھا لیکن جب اس کا باپ اسے بتاتا ہے کہ وہ خود ایک دیہاتی ہے اور ترقی کر کے کرنل کے عہدے پر فائز ہے تو وہ بہت شرمندہ ہوتا ہے اور اس کے دل سے دیہاتیوں سے نفرت کا جذبہ ختم ہو جاتا ہے۔

اہم اقتباس کی تشریح

اقتباس: علی بس کی داستان غم ختم ہوئی تو سلیم میں ابھی آگیا علی بخش کے چہرے پر شکایت لکھی ہوئی دیکھی تو اپنے دل پر لکھی ہوئی شکایت بیان کرنے لگے۔ ہم نے سکون سے یہ قصہ سنا۔ طرفین کے بیانوں سے واضح تھا کہ اسے دیہاتی کہا گیا تھا اور سلیم یا اس بات پر برہم تھے کہ علی بخش کی غلطی کی وجہ سے امجد نے دیہاتی سمجھا ہوگا۔

مصنف کا نام: کرنل محمد خان

سبق کا عنوان: قدرِ ایاز

حل لغت: داستان غم: دکھ بھری کہانی۔ طرفین: دونوں طرف سے۔تنازع: جھگڑا۔ خفیف: معمولی۔ حدوداربعہ: چاروں سمتیں۔ برہم: ناراض۔

سیاق وسباق:

مصنف کا چھاونی کے اندر کم وبیشایک بہت بڑا بنگلہ تھا جو کہ دوسرے کرنے لگے مقابلے میں بالکل الگ نوعیت کا تھا ۔بنگلے کے اندرونی رہائش کے لیے کچھ سیکنڈہینڈ اشیاء کا بھی استعمال کیا گیا تھا ۔ مصنف کا بیٹا سلیم اپنے آپ کو دوسرے کرنے لگے بیٹوں کی طرح زیادہ سمجھتا تھا۔ ایک دفعہ سلیم گھر میں نہیں تھا ۔اس غیر حاضری کے

دوران اس کا ایک دوست ملنے آیا ۔ان کے ملازم علی بخش نے اسے باہر برآمدے میں ہی بٹھا دیا۔ جب سلیم بیان کو اس بات کا پتہ چلا تو وہ علی بخش پر بہت ناراض ہوئے۔ اور کہا کہ اس قسم کے سلوک سے اس کا دوست اب سمجھے گا کہ ہم دیہاتی ہیں۔

تشریح:

اس طرح گراف میں مصنف نے بوڑھے ملازم علی بخش کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا ہے کہ ایک دن میرے پاس آکر دکھ بھری کہانی سناتے ہوئے شکایت کی کہ انہیں سلیم میاں نے ڈانٹا ہے۔ حالانکہ سلیم علی بخش کے ہاتھوں میں پلا بڑھا تھا۔ اسی لیے انہیں سلیم سے بہت پیار تھا اصل میں سلیم اپنے آپ کو ماڈرن سمجھتا تھا۔ اسے دیہاتی طرز زندگی سے نفرت تھی۔ سلیم نے بوڑھے ملازم کو اس لیے ڈانٹا کہ اس نے سلیم میاں کے دوست امجد صاحب کو باہر برآمدے میں ہی آرام کرسی پر بٹھایا تھا۔گوکہ علی بخش نے ٹھنڈے پانی کا گلاس بھی پیش کیا تھا لیکن سلیم صاحب کہتے ہیں کہ تم نے میرے دوست کی اچھی طرح خبرگیری نہیں کی انہیں مشروب کے طور پر کوکا کولا کیوں نہ پیش کی اس کا دوست آپ سمجھے گا کہ ہم ڈھاتی ہیں جنگلی ہیرہ علی بخش سلیم کی ڈانٹ کا بڑا رنج ہوا اس نے اس بات کی شکایت کرنل صاحب سے کی علی بخش کی شکایت مکمل ہوتے ہیں سلیم وہاں پہنچ گیا اس نے بوڑھے ملازم کی ناراضگی دور کرنے کی بجائے اپنی شکایت بیان کرنی شروع کر دیں۔ وہ اس بات پر ناراض ہو رہا تھا کہ علی بخش کے سلوک کی وجہ سے اس کے دوست نے اسے دیہاتی سمجھا ہوگا۔ دوسری طرف علی بخش اس لیے ناراض تھا کہ سلیم نے اسے دیہاتی کا طعنہ دیا ہے۔

عین مشکل سوالات

۱۔ مختصر جواب دیں۔

(الف) مصمت کو کس مخرج سے ادا کرتے ہیں؟

جواب: مصمت کو ادا کرتے وقت ہوا کا راستہ مکمل طور پر بند ہو جاتا ہے، پھر اسے ایک دم چھوڑا جاتا ہے۔

(ب) ہمزہ کو عموماً کس طرح لکھا جاتا ہے؟

جواب: ہمزہ کو عموماً الف کی شکل میں لکھا جاتا ہے، لیکن جب یہ کسی حرف کے درمیان یا آخر میں آتا ہے تو اس کی شکل حرف کے ساتھ ملتی ہے، جیسے جرأت یا لؤلؤ۔

(ج) ہمزہ کی دو شکلیں کون سی ہیں؟

جواب: ہمزہ کی دو شکلیں ہیں: ہمزہ مستقل اور ہمزہ غیر مستقل۔ ہمزہ مستقل وہ ہوتا ہے جو اکیلا لکھا جائے، جیسے ء، جبکہ ہمزہ غیر مستقل کسی حرف کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے، جیسے أ، ؤ، ئ۔

(د) ہمزہ کو کتنے طریقوں سے لکھا جا سکتا ہے؟

جواب: ہمزہ کو تین طریقوں سے لکھا جا سکتا ہے: الف کی شکل میں، واؤ کی شکل میں اور یائے کی شکل میں، حرف کے ساتھ ملا کر یا الگ لکھ کر۔

(ہ) ہمزہ کو کب الگ لکھا جاتا ہے؟

جواب: ہمزہ کو الگ اس وقت لکھا جاتا ہے جب یہ کسی حرف کے ساتھ نہ ملے، یعنی جب یہ کسی حرف کے درمیان یا آخر میں نہ ہو۔

۲۔ درست یا غلط بتائیے اور تصحیح کیجیے۔

جواب: ہمزہ کبھی بھی اکیلا نہیں لکھا جاتا۔ (غلط)

۳۔ درج ذیل الفاظ کو صحیح املا کے ساتھ دوبارہ لکھیے۔

درست	صحیح	غلط	نمبر شمار
			۱
			۲
			۳
			۴
			۵

۴۔ سب سے پہلے کون سا حرف لکھا جاتا ہے؟ اس کی شکل کیا ہوتی ہے؟

جواب: سب سے پہلے الف لکھا جاتا ہے۔ اس کی شکل ا ہوتی ہے۔

۵۔ درج ذیل الفاظ کو صحیح املا کے ساتھ دوبارہ لکھیے۔

درست	صحیح	غلط	نمبر شمار
			۱
			۲
			۳
			۴
			۵

۶۔ سب سے پہلے کون سا حرف لکھا جاتا ہے؟ اس کی شکل کیا ہوتی ہے؟

جواب: (۱) الف سے پہلے کون سا حرف لکھا جاتا ہے؟

(الف) اسکالر (ب) پروفیسر (ج) مرکب (د) انسان

(۲) درج ذیل میں سے کون سا لفظ مختلف ہے؟

(الف) مدد (ب) سود (ج) مؤکد (د) معبود

(۳) ہمزہ درمیان یا آخر میں کن حروف کے ساتھ لکھا جاتا ہے؟

(الف) واؤ (ب) الف (ج) الف اور واؤ (د) یائے

(۴) ہمزہ کی کتنی شکلیں ہیں؟

(الف) چار (ب) تین (ج) دو (د) پانچ

(۵) ہمزہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

(الف) غیر مستقل (ب) مستقل (ج) دونوں (د) کوئی نہیں

جواب:

ا	أ	ؤ	ئ
ب	بـ	بـ	بـ

۷۔ درج ذیل جملے کے ہمزہ کی شکل متعین کر کے لکھیے اور اس کی وجہ بھی لکھیے۔

(الف) ہمزہ کو ہمیشہ الف کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔ (غلط)

(ب) مأخذ کا ہمزہ الف کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔ (درست)

(ج) مؤکد کا ہمزہ واؤ کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔ (درست)

(د) مبدأ کا ہمزہ الف کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔ (درست)

(ہ) مسئلہ کا ہمزہ یائے کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔ (درست)

جواب:

الف	ب	ج	د
درست	غلط	درست	غلط

۸۔ درج ذیل کا تلفظ ادا کیجیے۔

جواب: قرآن، اللہ، تلاوت، صحیح، ادائیگی، مخارج

۹۔ درج ذیل جملے کو بلند آواز میں پڑھیے اور اس کی خصوصیات بیان کیجیے۔

جواب: درج ذیل جملے میں الف، ب، ت، ث، ج، ح، خ، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ف، ق، ک، ل، م، ن، و، ہ، ی کے تمام حروف شامل ہیں۔ یہ جملہ بلند آواز میں پڑھنے سے ان حروف کی آواز صاف سنائی دیتی ہے اور ان کے مخارج کا فرق واضح ہوتا ہے۔

جملہ:

۱۰۔ یاد کر کے جملہ لکھیے۔

جواب: اللہ اکبر، اللہ اکبر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبحان اللہ، الحمد للہ

۱۱۔ درج ذیل کلمات کے معنی لکھیے۔ ان میں تلفظ بھی واضح کیجیے۔

جواب:

الفاظ معانی تلفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں الحمد للہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللہ سب سے بڑا ہے اللہ اکبر

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں استغفر اللہ

بِسْمِ اللّٰہِ میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں بسم اللہ

سُبْحَانَ اللّٰہِ اللہ پاک ہے سبحان اللہ

۱۲۔ درج ذیل جملے کے ہمزہ کی شکل متعین کر کے لکھیے اور اس کی وجہ بھی لکھیے۔

جملہ: مؤمن کا ہمزہ واؤ کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔

وجہ: مؤمن کا ہمزہ واؤ کی شکل میں لکھا جاتا ہے کیونکہ یہ ہمزہ حرف کے درمیان آتا ہے اور اس کی حرکت پیش ہے، اس لیے اسے واؤ کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔

۱۳۔ درج ذیل جملے کے ہمزہ کی شکل متعین کر کے لکھیے اور اس کی وجہ بھی لکھیے۔

جملہ: مسئلہ کا ہمزہ یائے کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔

وجہ: مسئلہ کا ہمزہ یائے کی شکل میں لکھا جاتا ہے کیونکہ یہ ہمزہ حرف کے درمیان آتا ہے اور اس کی حرکت زیر ہے، اس لیے اسے یائے کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔

۱۴۔ درج ذیل جملے کے ہمزہ کی شکل متعین کر کے لکھیے اور اس کی وجہ بھی لکھیے۔

جملہ: مبدأ کا ہمزہ الف کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔

وجہ: مبدأ کا ہمزہ الف کی شکل میں لکھا جاتا ہے کیونکہ یہ ہمزہ حرف کے شروع میں آتا ہے اور اس کی حرکت زبر ہے، اس لیے اسے الف کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔

۱۵۔ درج ذیل جملے کے ہمزہ کی شکل متعین کر کے لکھیے اور اس کی وجہ بھی لکھیے۔

جملہ: مؤکد کا ہمزہ واؤ کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔

وجہ: مؤکد کا ہمزہ واؤ کی شکل میں لکھا جاتا ہے کیونکہ یہ ہمزہ حرف کے درمیان آتا ہے اور اس کی حرکت پیش ہے، اس لیے اسے واؤ کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔

۱۶۔ درج ذیل جملے کے ہمزہ کی شکل متعین کر کے لکھیے اور اس کی وجہ بھی لکھیے۔

جملہ: مسئلہ کا ہمزہ یائے کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔

وجہ: مسئلہ کا ہمزہ یائے کی شکل میں لکھا جاتا ہے کیونکہ یہ ہمزہ حرف کے درمیان آتا ہے اور اس کی حرکت زیر ہے، اس لیے اسے یائے کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔

۱۷۔ درج ذیل جملے کے ہمزہ کی شکل متعین کر کے لکھیے اور اس کی وجہ بھی لکھیے۔

جملہ: مبدأ کا ہمزہ الف کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔

وجہ: مبدأ کا ہمزہ الف کی شکل میں لکھا جاتا ہے کیونکہ یہ ہمزہ حرف کے شروع میں آتا ہے اور اس کی حرکت زبر ہے، اس لیے اسے الف کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔

۱۸۔ درج ذیل جملے کے ہمزہ کی شکل متعین کر کے لکھیے اور اس کی وجہ بھی لکھیے۔

جملہ: مؤکد کا ہمزہ واؤ کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔

وجہ: مؤکد کا ہمزہ واؤ کی شکل میں لکھا جاتا ہے کیونکہ یہ ہمزہ حرف کے درمیان آتا ہے اور اس کی حرکت پیش ہے، اس لیے اسے واؤ کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔

۱۹۔ درج ذیل جملے کے ہمزہ کی شکل متعین کر کے لکھیے اور اس کی وجہ بھی لکھیے۔

جملہ: مسئلہ کا ہمزہ یائے کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔

وجہ: مسئلہ کا ہمزہ یائے کی شکل میں لکھا جاتا ہے کیونکہ یہ ہمزہ حرف کے درمیان آتا ہے اور اس کی حرکت زیر ہے، اس لیے اسے یائے کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔

۲۰۔ درج ذیل جملے کے ہمزہ کی شکل متعین کر کے لکھیے اور اس کی وجہ بھی لکھیے۔

جملہ: مبدأ کا ہمزہ الف کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔

وجہ: مبدأ کا ہمزہ الف کی شکل میں لکھا جاتا ہے کیونکہ یہ ہمزہ حرف کے شروع میں آتا ہے اور اس کی حرکت زبر ہے، اس لیے اسے الف کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔